



فی فضائل الصلوة علی النبی و آلہ وسلم علیہ

اَزْبَعْلَن جَلَدِیْنَا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَظَرَ اللَّهُ إِمْرَأً سَمِعَ مَثَاشِدَنَا قَبْلَ غَدَاةٍ كَمَا سَمِعَهُ

از بطن درود و سلام



www.KitaboSunnat.com



انصار السنہ پبلی کیشنز لاہور

تالیف: الامام محمد بن الحنفی

تقریظ

ترتیب، تخریج و اضافہ

مفت محمد امجد علی عثمانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ رُوَحَانِہ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

قال رسول الله ﷺ:

نَظَرَ اللَّهُ إِمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ



أَرْبَعُونَ نَحْرًا

فی فضائل الصلاة علی النبی والسلام علیه

اربعین فضائل درود و سلام

ترتیب، تخریج و اضافہ:

حافظ حامد محمود انصاری

تألیف:

ابو حمزہ عبدالحق صدیقی

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور



جملہ حقوق بحق **انصار السنۃ پبلیکیشنز** محفوظ ہیں

نام کتاب: **البعین فضائل درود و سلام**

تألیف: **ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی**

ترتیب، تخریج و اضافہ: **حافظہ محمود انصاری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17- اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL:(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email: akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

- 5 تقریظ
- 14 تمام رسولوں ﷺ پر درود شریف بھیجیں
- 15 مسجد میں داخل ہوتے اور نکلنے وقت درود و سلام پڑھنا
- 16 دعا کے وقت صرف درود و سلام پڑھنا
- 17 درود و سلام نبی کریم ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے
- 18 جمعۃ المبارک کے کثرت سے درود و سلام پیش کرنا
- 18 رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی فضیلت
- 19 دعا میں رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا بیان
- 20 رسول اللہ ﷺ پر صبح و شام درود و سلام بھیجنے کا بیان
- 20 ہر مقام پر رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجنا
- 21 نماز جنازہ میں رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا
- 22 نبی کریم ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجنے والا بخیل
- 22 نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجنے والوں کے لیے وعید
- 24 نبی کریم ﷺ کا درود و سلام بھیجنے والوں کو جواب دینا
- 24 درود و سلام بھیجنے والوں پر فرشتوں کی دعائے رحمت
- 25 جبریل علیہ السلام کی رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والوں کو بشارت
- 26 رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے
- 27 درود و سلام بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار

اربعین فضائل درود و سلام

- 28..... ❖ درود و سلام بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی سفارش کا مستحق
- 28..... ❖ کثرت درود قربت رسول ﷺ کا باعث
- 29..... ❖ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کا کفارہ
- 29..... ❖ درود صرف رسول اللہ ﷺ پر بھیجو
- 30..... ❖ اللہ اور فرشتے صف کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجتے ہیں
- 31..... ❖ رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ مسنون درود
- 34..... ❖ رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کا مسنون طریقہ
- 35..... ❖ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجنے والے خسارہ اٹھائیں گے
- 35..... ❖ رسول اللہ ﷺ کے لیے وسیلہ کی دعا کرنا
- 36..... ❖ درود و سلام پہنچانے کے لیے فرشتے تعینات
- 37..... ❖ بعض مقامات درود و سلام
- 40..... ❖ مراجع و مصادر



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تقریظ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا، بَعَثَهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّينَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهُ - وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِينَ - ﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ﴾ [الجمعة : 2] - وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحَابَتِهِ أَجْمَعِينَ، وَتَابِعِيهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ - أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢﴾

[الجمعة : 2]

”اُسی نے اُن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔“

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾ [الشوری: 52]

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ

رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِبُكَ مِنَ النَّاسِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾ [المائدة: 67]

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ

إِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عز و جل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔¹

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللَّهِ يَقُولُ: «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ...» (الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“²

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

((الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا)) [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المؤمنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یوم عید“ بنا لیتے۔

¹ فتح القدیر : 488/1۔

² صحیح بخاری، کتاب التفسیر، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ...﴾ (الآیۃ) تو امیر عمرؓ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ [النجم : 3-4]
 ”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“
 سورة النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَأَنزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ [النساء : 113]
 ”اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔“
 صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔
 حدیث نبوی ((تَسْمَعُونَ مِنِّي وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔
 امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِيثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ“
 ”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ آدَبُ اللَّهِ الَّذِي آدَبَهُ بِهِ نَبِيِّهِ ﷺ، وَآدَبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ، وَهُوَ أَمَانَةُ اللَّهِ عَلَى رَسُولِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلَى مَا آدَى إِلَيْهِ“¹

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَصَرَ اللَّهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ...))²

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے.....“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِيْنَ...))

¹ معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

² سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

”اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔“

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

”هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ“^①

”وہ اہل حدیث ہیں۔“

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اللَّهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ؟
قَالَ ﷺ: الَّذِينَ مِنْ بَعْدِي يَرُونَ أَحَادِيثِي وَسُنَّتِي وَيَعْلَمُوهَا
النَّاسَ .))^②

”اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔“

چنانچہ محدثین نے حدیث و سنت کی تدوین و جمع کے لیے اپنی جہود و مخلصہ بذل کیں۔ حدیث و سنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول و ضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمْ اللَّهُ فِي الدَّارِينَ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا يَنْتَفِعُونَ بِهَا بَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ

① شرف أصحاب الحديث، ص: 27۔

② شرف أصحاب الحديث، ص: 31۔

الْقِيَامَةُ فَقِيْهَا عَالِمًا))^①

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرہ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُسِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔^②

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الْأَرْبَعُونَ، الْأَرْبَعِينَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔
الْأَرْبَعُونَ سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

① العلل المتناهیة : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

② تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعین للنووی، ص :

28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابو عبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ”الرَّبْعِينَ فِي إِرْشَادِ السَّائِرِينَ إِلَى مَنَازِلِ الْمُتَّقِينَ“، حافظ عقیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقرئ (م 618ھ) نے ”الرَّبْعِينَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِينَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ”الرَّبْعُونَ حَدِيثًا فِي قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْأَحْكَامِيَّةُ“، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ”الرَّبْعُونَ الْمُتَّقَةُ مِنْ صَحِيحِ مُسْلِمٍ“، ابوالعالی الفارسی نے ”الرَّبْعُونَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرَى لِابْنِ أَبِي حَتْمٍ“ اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ”الرَّبْعُونَ حَدِيثًا مُتَّقَةً مِنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ“ تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلہ ”دعوت اہل حدیث“ میں چھپ رہی ہے۔

أَحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي صَاحِبًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

الرَّابِعِينَ فُضَائِلُ ذُرُودِ سَلَامٍ

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الحضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج الحدیث **أَرْبَعِينَ فُضَائِلُ** جمع کی ہیں۔ ”**الْأَرْبَعُونَ فِي فَضَائِلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ**“ زیور طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے،۔
وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَأَهْلِ طَاعَتِهِ أَجْمَعِينَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پہلی کیشنز



بِاللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ، وَنُسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أَمَّا بَعْدُ:

تمام رسولوں علیہم السلام پر درود شریف بھیجیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۖ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (الصافات: 180-182)
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”پاک ہے تیرا رب، عزت کا رب، ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ان پر جو بھیجے گئے۔ اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔“

حدیث 1

((عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ إِذَا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: ﴿سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۖ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾.))^①

”اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب نماز سے سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات ادا فرماتے: ﴿سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۖ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۖ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝﴾ (الصافات: 180-182) تیرا عزت والا رب ان تمام عیوب سے پاک ہے جو کافر بیان

① تفسیر ابن کثیر: 4/414، فتح القدیر للشوکانی: 2/522، تفسیر قرطبی: 8/90.

کرتے ہیں، سلام رسولوں (ﷺ) پر اور تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہی سزاوار ہے۔“

﴿مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود و سلام پڑھنا﴾

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ٥٦﴾ (الاحزاب : 56)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اس پر صلوٰۃ بھیجو اور سلام بھیجو، خوب سلام بھیجنا۔“

حدیث 2

((وَعَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ.))¹

”اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے: ”بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ“ اللہ کے نام سے مسجد میں داخل ہوتا ہوں اللہ کے رسول پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو یہ کلمات

¹ سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعة، رقم : 771۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

ادا فرماتے: ”بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ
وَاَفْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ“ اللہ کے نام سے مسجد سے نکلتا ہوں اللہ کے رسول
پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور اپنے فضل کے دروازے میرے
لیے کھول دے۔“

دعا کے وقت صرف درود و سلام پڑھنا

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّيْ
اَكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِيْ؟ قَالَ مَا شِئْتَ
قُلْتُ: الرُّبْعَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ . قُلْتُ:
النِّصْفَ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ . قُلْتُ
فَالثُّلُثَيْنِ، قَالَ: مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ . قُلْتُ: اَجْعَلْ
لَكَ صَلَاتِيْ كُلَّهَا قَالَ: اِذَا تَكْفَى هَمَّكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ .))^①

”اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض
کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوں اپنی دعا
میں سے کتنا وقت درود کے لیے وقف کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تو
چاہے۔ میں نے عرض کیا: ایک چوتھائی صحیح ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا
تو چاہے، لیکن اگر اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض
کیا، نصف وقت مقرر کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے لیکن اگر

① سنن ترمذی، کتاب صفة القيامة والرقائق والورع، رقم: 2457، سلسلة
الصحيحة، رقم: 954.

اس سے زیادہ کرے تو تیرے لیے اچھا ہے۔ میں نے عرض کیا: دو تہائی مقرر کر دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنا تو چاہے، لیکن اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے ہی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا: میں اپنی دعا کا سارا وقت درود کے لیے وقف کرتا ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تیرے سارے دکھوں اور غموں کے لیے کافی ہوگا اور تیرے گناہوں کی بخشش کا باعث ہوگا۔“

درود و سلام نبی کریم ﷺ پر پیش کیا جاتا ہے

حدیث 4

((وَعَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيهِ قُبِضَ، وَفِيهِ النَّفْخَةُ، وَفِيهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَيَّ، قَالَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ تُعَرِّضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرَمْتَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ بَلَيْتَ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ.))

”اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب دنوں میں سے جمعہ کا دن افضل ہے اسی روز آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اسی روز ان کی روح قبض کی گئی، اسی روز صور پھونکا جائے گا، اسی روز اٹھنے کا حکم ہوگا لہذا اس روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا

① سنن ابوداؤد، باب تفریع ابواب الجمعة، رقم: 1047، سنن ابن ماجہ رقم: 1085، صحیح ابن خزیمہ، رقم: 1733۔ ابن خزیمہ نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

اربعین فضائل درود و سلام

ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی ہڈیاں بوسیدہ ہو چکی ہوں گی یا یوں کہا کہ آپ ﷺ کا جسم مبارک مٹی میں جل چکا ہوگا تو پھر ہمارا درود آپ ﷺ کے سامنے پیش کیسے کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انبیاء (علیہم السلام) کے اجسام زمین پر حرام کر دیے ہیں۔“

جمعة المبارک کے کثرت سے درود و سلام پیش کرنا

حدیث 5

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ لَيْسَ يُصَلَّى عَلَيَّ أَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا عَرِضْتُ عَلَيَّ صَلَاتُهُ.))^①

”اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جمعہ کے روز مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، جو آدمی جمعہ کے روز مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔“

رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی فضیلت

حدیث 6

((وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بِيْ مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِىْ فَإِذَا

① صحیح الجامع الصغیر، رقم: 1219.

صَلَّى عَلَى رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي قَالَ لِي ذَلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ
فُلَانًا ابْنُ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ. ①

”اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا اے محمد! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔“

﴿ دعا میں رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا بیان ﴾

حدیث 7

((وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي، إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَى ثَمَّ ادْعُهُ. قَالَ: ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ. ②))

”اور حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا، نماز پڑھی اور دعا کرنے لگا: یا اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم کر۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے آدمی تو نے (دعا مانگنے میں) جلدی کی، جب نماز پڑھو اور دعا کے لیے بیٹھو تو اللہ تعالیٰ کے شایان شان

① سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ، رقم: 530.

② صحیح سنن ترمذی، رقم: 3476، صحیح أبوداؤد، رقم: 1331.

اربعین فضائل درود و سلام

حمد و ثنا کرو پھر مجھ پر درود بھیجو، پھر اپنے لیے دعا کرو۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک دوسرے آدمی نے نماز پڑھی (نماز کے بعد) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر صبح و شام درود و سلام بھیجنے کا بیان

حدیث 8

((وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يَمْسِي عَشْرًا أَذْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))¹

”اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجا اسے روز قیامت میری سفارش حاصل ہوگی۔“

ہر مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا

حدیث 9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِي عَيْدًا وَلَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُورًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوا

¹ صحیح الجامع الصغیر، رقم: 6233.

عَلَى فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي. ①

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری قبر کو میلہ نہ بناؤ اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بناؤ، تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔“

نماز جنازہ میں رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام پڑھنا

حدیث 10

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَنْ يُكَبِّرَ الْأَمَامُ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَيُخَلِّصُ الدُّعَاءَ لِلْجَنَازَةِ فِي التَّكْبِيرَاتِ وَلَا يَقْرَأُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ ثُمَّ يُسَلِّمُ سِرًّا فِي نَفْسِهِ. ②))

”اور حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ نماز جنازہ میں امام کا پہلی تکبیر کے بعد خاموشی سے سورۃ فاتحہ پڑھنا (پھر دوسری تکبیر کے بعد) نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا پھر (تیسری تکبیر کے بعد) خلوص دل سے میت کے لیے دعا کرنا اور ان تکبیرات میں قراءت نہ کرنا (چوتھی تکبیر کے بعد) آہستہ سلام پھیرنا سنت ہے۔“

① مسند أحمد: 367/2، مجمع الزوائد: 4/3۔ احمد شاکر نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② مسند الشافعی، رقم: 588.

نبی کریم ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجنے والا بخیل

حدیث 11

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.))^①

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے وہ بخیل ہے۔“

نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجنے والوں کے لیے وعید

حدیث 12

((وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَحْضَرُ الْمِنْبَرُ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ قَالَ: آمِينَ ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ: آمِينَ، ثُمَّ ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِينَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَزَلَ عَنِ الْمِنْبَرِ قَالَ: فَقُلْنَا لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، فَقُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ

① سنن ترمذی، باب قول رسول اللہ رغم أنف رجل، رقم: 3545، المشكاة، رقم: 933۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

﴿أَبُوهُ الْكَبِيرَ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: آمِينَ.﴾^①

”اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر لانے کا حکم دیا اور ہم منبر لائے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا: آمین۔ خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے ایسی بات سنی ہے جو اس سے پہلے نہیں سنی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے رمضان کا مہینہ پایا لیکن اپنے گناہ نہ بخشوائے، میں نے جواب میں کہا آمین، پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہو، اس آدمی کے لیے جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جائے، لیکن وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے، میں نے جواب میں کہا آمین، جب تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیے جس نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بھی بڑھاپے کی عمر میں پایا، لیکن ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی، میں نے جواب میں کہا، آمین۔“

حدیث 13

﴿وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ أُنْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ

① مستدرک حاکم: 103/3، در مشور: 185/1۔ حاکم نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكَبِيرَ فَلَمْ يُدْخِلْهُ الْجَنَّةَ .)) ❶

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ درود نہ پڑھے، رسوا ہوا وہ آدمی جس نے رمضان کا پورا مہینہ پایا اور وہ اپنے گناہ نہ بخشوا سکا، رسوا ہوا وہ آدمی جس کے سامنے اس کے ماں باپ بڑھاپے کی عمر کو پہنچیں اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوا۔“

نبی کریم ﷺ کا درود و سلام بھیجنے والوں کو جواب دینا

حدیث 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَى إِلَّا رَدَّ اللَّهُ عَلَى رُوحِي حَتَّى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .)) ❷

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص مجھے سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح واپس لوٹاتا ہے اور میں (اس سلام کا) جواب دیتا ہوں۔“

درود و سلام بھیجنے والوں پر فرشتوں کی دعائے رحمت

حدیث 15

((وَعَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

❶ سنن الترمذی، باب قول رسول اللہ رغم أنف رجل، رقم: 3545، المشكاة، رقم: 927۔ محدث البانی نے اسے ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

❷ سنن ابو داؤد، کتاب المناسک، رقم: 2041۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

يَقُولُ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا صَلَّى عَلَيَّ. ①

”اور حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔“

﴿جبریل علیہ السلام کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں کو بشارت﴾

حدیث 16

((وَعَنْ أَبِي طَلْحَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم، جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَابْشُرَى فِي وَجْهِهِ فَقُلْنَا: إِنَّا لَنَرَى الْبُشْرَى فِي وَجْهِكَ فَقَالَ: إِنَّهُ أَتَانِي الْمَلَكُ جَبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: أَمَا يُرْضِيكَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا. ②))

”اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے ٹمٹما رہا تھا ہم نے عرض کیا: آج ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر مسرت کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ بات خوشی کا باعث نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو

① مسند أحمد: 445/3، الترغیب والترہیب: 500/2۔ احمد شاکر نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② سنن نسائی، رقم: 1216، سنن دارمی، رقم: 2773، مسند أحمد: 30/4۔ محدث البانی نے اسے ”حسن“ کہا ہے۔

امتی ایک مرتبہ درود بھیجے، میں اس پر دس رحمتیں نازل کروں اور جو امتی ایک مرتبہ آپ ﷺ کو سلام کہے، میں اس کو دس مرتبہ سلام کہوں؟“

﴿رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا قبولیت دعا کے لیے ضروری ہے﴾

حدیث 17

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سَلْ تُعْطَهُ، سَلْ تُعْطَهُ.))^①

”اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تشریف فرما تھے۔ میں (دعا کے لیے) بیٹھا، تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس طرح) اللہ تعالیٰ سے مانگو ضرور دیے جاؤ گے (دوبارہ فرمایا) اللہ تعالیٰ سے مانگو دیے جاؤ گے۔“

حدیث 18

((وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٍ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.))^②

”اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جب تک نبی کریم ﷺ پر

① سنن ترمذی، رقم: 593، مسند أحمد: 386/2۔ احمد شاکر نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

② معجم کبیر للطبرانی، رقم: 725، سلسلة الصحيحة، رقم: 3035.

درود نہ بھیجا جائے دعا معلق رہتی ہے۔“

﴿ درود وسلام بھیجنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت کا حق دار ﴾

حدیث 19

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى دَخَلَ نَخْلًا، فَسَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ قَدْ تَوَفَّاهُ؟ قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا لَكَ؟ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرُكَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ.))¹

”اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے اور کھجوروں کے باغ میں داخل ہوئے، بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے یہ بات بتائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: اے محمد ﷺ! کیا میں آپ (ﷺ) کو ایک بشارت نہ دوں؟ اللہ کریم فرماتا ہے، جو شخص آپ ﷺ پر درود بھیجے گا، میں بھی اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ ﷺ پر سلام بھیجے گا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔“

1 مسند أحمد: 191/1۔ احمد شاکر نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

﴿ درود و سلام بھیجنے والا رسول اللہ ﷺ کی سفارش کا مستحق ﴾

حدیث 20

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ أَوْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَقَّتْ عَلَيْهِ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.))¹

”اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ (جنت میں بلند مقام) مانگا اس کے لیے میں قیامت کے روز سفارش کروں گا۔“

﴿ کثرت درود قربت رسول ﷺ کا باعث ﴾

حدیث 21

((وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً.))²

”اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر بکثرت درود بھیجتا ہے، قیامت کے روز سب سے زیادہ میرے قریب ہوگا۔“

¹ فضل الصلاة على النبي ﷺ للالباني، رقم: 50.

² سنن ترمذی، رقم: 484، صحيح ابن حبان، رقم: 9080، مشكوة المصابيح، رقم: 923 - ابن حبان نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

﴿ رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کا کفارہ ﴾

حدیث 22

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَى صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ.))¹

”اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ معاف فرمائے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔“

﴿ درود صرف رسول اللہ ﷺ پر بھیجو ﴾

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: لَا تُصَلُّوا عَلَى أَحَدٍ إِلَّا عَلَى النَّبِيِّ وَلَكِنْ يُدْعَى لِلْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ بِالْإِسْتِغْفَارِ.))²

”اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی (ﷺ) کے علاوہ کسی پر درود نہ بھیجو البتہ مسلمان مردوں اور عورتوں کے لیے استغفار کرو۔“

1 سنن نسائی، رقم: 97، مسند أحمد: 102/3۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

2 فضل الصلاة على النبي ﷺ، للالباني، رقم: 75.

اللہ اور فرشتے صف کے دائیں طرف والوں پر درود بھیجتے ہیں ﴿﴾

حدیث 24 ﴿﴾

((وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَّامِنِ الصُّفُوفِ.))¹

”اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صف کے دائیں طرف کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔“

حدیث 25 ﴿﴾

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ تَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ.))²

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب تک اپنی نماز کی جگہ پر جہاں اس نے نماز پڑھی ہے، بیٹھا رہے اور اس کا وضو نہ ٹوٹے، تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اور یوں کہتے ہیں ”یا اللہ! اس کو بخش دے، اس پر رحم فرما۔“

1 صحیح سنن ابوداؤد ، رقم: 628 .

2 صحیح بخاری ، رقم: 445 .

رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ مسنون درود

حدیث 26

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ.))¹

”اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ پر سلام کا طریقہ تو معلوم ہے، ہم آپ ﷺ پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یوں کہو یا اللہ! اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اسی طرح رحمتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم (علیہم السلام) پر نازل فرمائیں۔ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) پر نازل فرمائیں۔“

حدیث 27

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيتُنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أَهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكُمْ؟ قَالَ: قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ

1 صحیح بخاری ، رقم : 4798 .

كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ .)) ❶

”اور حضرت عبدالرحمن بن ابولیلیؓ کہتے ہیں مجھے حضرت کعب بن عجرہؓ نے ملے اور کہنے لگے کیا میں تمہیں وہ چیز ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں، ضرور دو۔ کعب بن عجرہؓ کہنے لگے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا ہے ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان الفاظ میں درود بھیجا کرو، یا اللہ محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہم السلام) پر رحمت بھیجی ہے، تعریف اور بزرگی تیرے ہی لیے ہے۔ یا اللہ! محمد (ﷺ) اور آل محمد (ﷺ) پر اسی طرح برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم (علیہ السلام) اور آل ابراہیم (علیہم السلام) پر برکت نازل فرمائی، تو بزرگ ہے اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔“

حدیث 28

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَارِجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: صَلُّوا عَلَيَّ وَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ وَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ .)) ❷

❶ صحیح بخاری ، رقم : 3370 .

❷ صحیح سنن نسائی ، رقم : 1225 .

”اور حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (درود کے بارے میں) سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر درود بھیجا کرو اور دعا میں اس کو لازم کر لو اور یوں کہو اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔“

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.))¹

”اور حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس طرح درود بھیجیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوں کہو! یا اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر اسی طرح رحمت بھیج جس طرح تو نے آل ابراہیم علیہم السلام پر رحمت بھیجی، یا اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج رضی اللہ عنہن پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پر اسی طرح برکتیں نازل فرما جس طرح تو نے آل ابراہیم علیہم السلام پر برکت نازل فرمائی، تو بے شک بزرگ اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔“

¹ صحیح بخاری، رقم: 3369.

رسول اللہ ﷺ پر سلام بھیجنے کا مسنون طریقہ

حدیث 30

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.))^①

”اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہی سلام ہے، جب تم نماز پڑھو، تو کہو۔ تمام زبانی، جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔ اے نبی (ﷺ) آپ (ﷺ) پر اللہ کا سلام اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں ہم پر بھی اور اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام۔ جب تم یہ کہو گے تو یہ الفاظ اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں کو پہنچیں گے چاہے وہ آسمان میں ہوں یا زمین میں۔ میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

① صحیح بخاری، رقم: 831.

﴿ رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجنے والے خسارہ اٹھائیں گے ﴾

حدیث 31

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا قَعَدَ قَوْمٌ مَقْعَدًا لَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَزَّوَجَلَّ وَيُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ .))¹

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس مجلس میں لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کریں اور نبی اکرم ﷺ پر درود نہ بھیجیں وہ مجلس قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے باعث حسرت ہوگی خواہ وہ نیک اعمال کے بدلے میں ہی جنت میں چلے جائیں۔“

حدیث 32

((وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَى خَطِيئَةٍ طَرِيقَ الْجَنَّةِ .))²

”اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا اس نے جنت کا راستہ کھودیا۔“

﴿ رسول اللہ ﷺ کے لیے پر وسیلہ کی دعا کرنا ﴾

حدیث 33

((وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

1 سلسلۃ الصحیحۃ، رقم: 76. 2 صحیح سنن ابن ماجہ، رقم: 740.

يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُّوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ، فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللَّهِ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ. ((1

”اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب مؤذن کی اذان سنو، تو وہی کچھ کہو، جو مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیوں کہ مجھ پر درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس کے بعد میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو جنتیوں میں سے کسی ایک کو دیا جائے گا مجھے امید ہے کہ وہ جنتی میں ہی ہوں گا، لہذا جو میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس کے لیے شفاعت واجب ہو جائے گی۔“

درود و سلام پہنچانے کے لیے فرشتے تعینات

حدیث 34

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ لِّلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يَبْلَغُونِي مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ. ((2

”اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

① صحیح مسلم، رقم: 849.

② سنن نسائی، رقم: 82، سنن دارمی، رقم: 2774، مسند أحمد: 452/1۔ احمد شاکر نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کے لوگوں کا سلام مجھے پہنچانے کے لیے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جو زمین پر گشت کرتے رہتے ہیں۔“

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ وَكَلَّ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ لِي ذَلِكَ الْمَلَكُ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ فُلَانًا ابْنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ السَّاعَةَ.))¹

”اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اللہ تعالیٰ میری قبر پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے گا۔ جب بھی میرا کوئی اُمتی مجھ پر درود بھیجے گا، تو یہ فرشتہ مجھے کہے گا: اے محمد ﷺ! فلاں بن فلاں نے فلاں وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔“

حدیث 36

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَبْخَلَ النَّاسِ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.))²

”اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں سے بخیل ترین آدمی وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ میرے اوپر درود نہ بھیجے۔“

1 سلسلۃ الأحادیث الصحیحة، للالبانی الجزء الرابع، رقم: 1530.

2 فضل الصلاة على النبي للالبانی، رقم: 37.

بعض مقامات درود و سلام

حدیث 37

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تَرَةٌ، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.))^①

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ کسی جگہ بیٹھیں اور اس جگہ نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ اپنے نبی پر درود بھیجیں تو وہ مجلس ان پر باعثِ افسوس اور نقصان ثابت ہوگی۔ اگر اللہ چاہے ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے۔“

حدیث 38

((وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَّمَنِي عَلَمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْوُتْرِ فِي الْقُنُوتِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَىٰ عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ.))^②

① سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم: 3380، سلسلة الصحيحة، رقم: 74.

② سنن النسائی، کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، رقم: 1746، سنن الکبریٰ للبیہقی: 290/2، ارواء الغلیل 172/2۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

”اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر میں (پڑھنے کے لیے) مجھے یہ کلمات سکھائے۔ فرمایا: (حسن! یوں) کہا کرو:

”اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِیْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِیْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِّیْ فِیْمَا اَعْطَيْتَ وَرَقِیْ شَرًّا مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ وَاِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَاَلَّیْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالٰیْتَ“ ”اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرہ میں شامل فرما جنہیں تو نے رشد و ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت بخشی ہے اور جن لوگوں کو تو نے اپنا دوست بنایا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنا لے۔ جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے، اور جس شر و برائی کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ اور بچا لے۔ یقیناً تو یہی فیصلہ صادر فرماتا۔ جسے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تو والی بنا وہ کبھی ذلیل و خوار اور رسوا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے پروردگار آقا! تو (بڑا) ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے اور نبی ﷺ پر رحمت بھیج۔“

حدیث 39

((وَعَنْ نَافِعٍ رَحِمَهُ اللَّهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ.))^①

”اور حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر سے

① مؤطا امام مالک: 166/1 .

واپس آ کر مسجد تشریف لاتے تو (تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد) قبر اطہر پر حاضر ہوتے اور یوں سلام کرتے: ”اَسْلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ“ پھر (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو یوں سلام کرتے) ”اَسْلَامٌ عَلَیْكَ یَا اَبَا بَكْرٍ“ پھر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ سے سلام کرتے) ”اَسْلَامٌ عَلَیْكَ یَا اَبْنَاہُ“

حدیث 40

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَىَّ فِي الْكِتَابِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَغْفِرُونَ لَهُ، مَا دَامَ اسْمِي فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ .))

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میرے نام کے ساتھ کتاب میں درود لکھتا ہے جب تک میرا نام کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہیں گے۔“
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ

